سوال

(172)مرحوم کے ورثاء میں تین بیٹیاں، ایک بیوی اورایک بھائی میں تقسیم وراثت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

:(1) :کیافرماتے ہیں علماء کرام بیچ اس مسئلہ کے کہ بنام قاضی مصطفی فوت ہوگیاجس نے وارث چھوڑے تین بیٹیاں ایک بیوی ۔ایک بھائی فیض النبی ۔

(2)......فوت ہونے والے نےاپنے ہاتھ سے ایک ورق پر تحریر کیاکہ میری ساری جائیدادکی مالک میری تین بیٹیاں ہیں ۔آپ ہمیں یہ بتائیں کہ شریعت محمدی کے مطابق یہ جائیدادکس طرح تقسیم ہوگی نیزصرف بیٹیوں کے نام ہبہ نامہ صحیح ہے یانہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہوناچاہیے کہ فوت ہونے والے کی ملکیت سے اس کے کفن دفن کاخرچ کیاجائےاس کے بعد اگرمیت پر فرض ہے تواسے اداکیاجائے اس کے بعد اگرمیت نے وصیت کی ہے توکل مال کے تیسرے حصے تک کی وصیت کوپوراکیاجائے اس کے بعد فوت ہونے والے کی کل جائیداد کوایک روپیہ قراردے کریوں تقسیم کی جائے گی۔

فوت ہونے والے غلام مصطفی کی کل ملکیت ایک روپیہ (منقولہ خواہ غیر منقولہ)

وارث : بیوی کو2آنے 3بیٹیوں کومشترکہ طورپر10آنے 8پیسے ،بھائی فیض محمدکو4پیسے ملیں گے۔اللہ تعالی کافرمان ہے : فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ حدیث مبارکہ میں ہے : ((الحقواالفرائض بأہلہا فما بقی فلأولی رجل ذکر))(بخاری ومسلم)

باقی رہی بات ہبہ نامے کی تووہ جائز نہیں جیساکہ حدیث میں ہے :

((لاوصیة للوارث)) مسنداحمدج٤،ص١٨٦،رقم الحدیث : ١٧٦٨٠.جامع ترمذی کتاب الوصایا'باب ماجاءلاوصیة لوارث'رقم الحدیث :٢١٢٠-ابن ماجہ'الوصایا'باب لاوارث'رقم الحدیث :٢٧١٢.

باقی ہبہ کی ہوئی ملکیت ابھی تک لڑکیوں نے قبضہ میں بھی نہیں لی اورکھاتے وغیرہ بھی نہیں ہوئے مالک فوت بھی ہوگیاہے تواس صورت میں وصیت ہوگی ہبہ نہیں ہوسکتی جیساکہ اوپرحدیث گزری ہے کہ وارث کےلیے وصیت نہیں ہوسکتی۔

موجودہ اعشاری فیصد نظام میں یوں تقسیم ہوگا

100روپے

بیوی8/1/12.5

8.بیٹیاں3/2/66.66

1بھائی عصبہ20.84

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر570

محدث فتویٰ